www.abdulhaq.info/articles/hinduism/

Paigham Sulh, 10 April 1923, p. 4

First part is letter by Maulana Abdul Haq Vidyarthi.
The section below that is a report by the newspaper.

ہماری تبلیغی کوششیں

فتنۂ ارتداد

مولوی عبد الحق صاحب اپنے ایک تازہ خط میں لکھتے ہیں:-

"گوہ سے روانہ ہو کر میں ساندھن پہنچ گیا تھا۔ سردست ساندھن فتحپورہ اور بھنڈیری میں ایک ایک سکول کا کام شروع کر دیا گیا ہے ساندھن میں سردار خانصاحب اور دوست محمد صاحب نو مسلم اور ڈاکٹر صاحب کام کر رہے ہیں۔ بھنڈیری میں شیخ محمد یوسف صاحب اور فتحپورہ میں مولوی ابوبکر صاحب کو عارضی طور پر لگا دیا ہے۔ ریاست بھرتپور میں ایک مقام ڈیگ ہے۔ کہ جس کی حالت بہت خراب سنی جاتی ہے۔ ۸ اپریل وہاں شدھی کی تاریخ مقرر ہے میں کل مورخہ ۵ اپریل کو ساندھن سے روانہ ہو کر بھرت پور پہنچ جکا ہوں۔ کل شام کو لوگوں کی خواہش پر بعد نماز مغرب اشاعت اسلام پر ایک مختصر سی تقریر کی گئی۔ جس پر لوگوں نے ایک اور تقریر کے لئے اصرار کیا آج پھر بعد نماز عشاء انشاء اللہ تعالےٰ ہو گی لوگ بہت کوشش کر رہے ہیں اور ہندوؤں کو بھی بلایا ہے۔ قادر بخش صاحب میرے ساتھ ہیں۔ اور ملکانوں سے جہاں موقعہ پڑتا ہے خوب بات چیت کرتے ہیں۔ کل ڈیگ کو روانہ ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ارادہ ہے کہ متھرا میں بھی کچھ تقریریں ہو جائیں تو اچھی ہیں۔ یہاں کے لوگ ایسی تقریروں کو نہایت دلچسپی سے سنتے ہیں۔ ایک ہفتہ تک ہم انشاء اللہ تعالےٰ اس دورہ سے فارغ ہو کر واپس ساندھن پہنچ جائیں گے۔"

ضلع آگرہ سے ہمارے مبلغین لکھتے ہیں۔ کہ یکم اپریل ۲۳ء کو ایک قریب کے گاؤں میں ایک دیوی کے مندر پر میلہ تھا ہندو جاٹ اور ان کی عورتیں خصوصاً موخر الذکر کثرت سے آئے ہوئے تھے۔ پجاری لوگ ٹولیاں بنائے بیٹھے تھے۔ اور ہر ایک نے اپنے سامنے ایک ایک بت رکھا ہوا تھا۔ جس کے سامنے گاتے بجاتے تھے۔ مندر میں دیوی کی پرستش ہوتی تھی۔ اور پجاریوں کے ان بے خانمان بتوں کی علیحدہ پرستش ہوتی تھی۔ ان ٹولیوں کے قریب ہی توحید پرستوں نے بھی ایک ٹولی بنالی۔ اور بت پرستی کا کھنڈن شروع رکھا۔ ہندوؤں کو اسلام کے متعلق باتیں بتائی گئیں۔ آریہ تو توحید پرستوں کو گھنونی بت پرستی میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہمیں امید ہے۔ کہ انشاء اللہ ان علاقوں کے سمجھدار ہندو بھی یقیناً اسلام کی توحید کے سامنے سر جھکا لیں گے۔ ایک دوسرے گاؤں کے ایک مسلمان راجپوت سے معلوم ہوا۔ کہ باوجود آریوں کی شدھی کے اگر صبر اور استقلال سے کام جاری رکھا جائے۔ تو نہ صرف مرتد شدہ مسلمان واپس آجائیں گے۔ بلکہ دوسرے ہندو بھی کثرت سے مسلمان ہو سکتے ہیں۔ اُس راجپوت نے ایک نام نہاد مولوی کا ذکر سُنایا جس نے ان کے گاؤں میں مسجد بنوا دینے کے بہانے سے ڈیڑھ سو روپیہ چندہ جمع کیا۔ لیکن جب مسجد کی بنیادیں کھودی گئیں تو سارا روپیہ لیکر روپوش ہو گیا۔ یہاں کے لوگوں کی جہالت کے ساتھ مولویوں کی ایسی کرتوتوں نے ان کو اور بدظن کر رکھا ہے۔

منشی غلام غوث صاحب مبلغ جو ضلع گوڑگاؤں میں بھیجے گئے ہیں۔ لکھتے ہیں۔ کہ دہلی سٹیشن پر انہیں پانچ پنجابی مولوی آگرہ جاتے ہوئے ملے۔ باتوں باتوں میں جب انہیں معلوم ہوا کہ ان کا مخاطب احمدی ہے۔ تو انہوں نے اسقدر تنگدلی دکھائی کہ اپنا پانی پینے کا گلاس تک ٹرنک میں بند کر دیا۔ اور باوجود مانگنے کے نہ دیا۔ یہ نمونہ ہے مسلمان مبلغین کا جو ارتداد کا زور روکنے کے لئے تشریف لیجا رہے ہیں۔ بھلا جہاں ایسے ایسے خیر خواہان اسلام موجود ہوں وہاں آریوں کی کیا ضرورت ہے۔ وہ خود ہی مسلمانوں کو اسلام سے باہر کر دیں گے۔ یہ مولوی صاحبان ہمارے ایک مشہور مخالف فاضل کے فرستادہ تھے۔